رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار مہینے کی
۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ -
تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

# الحکم

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم باتو گر آئی بہ قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ

۱- عوام سے ۔ صہ
۲- خواص و معاونین سے ۔ عہ
۳- ہندوستان سے باہر ۔ ے
غیر مذاہب والون سے ۔ ے
اپنی جماعت کے غیر مستطیع ۱۲/۱
دس روپے سے کم آمدنی والے
لوگون سے ۔ عہ ۱۲

نوٹ

ا کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا
ون مین ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا
گیا ہے۔
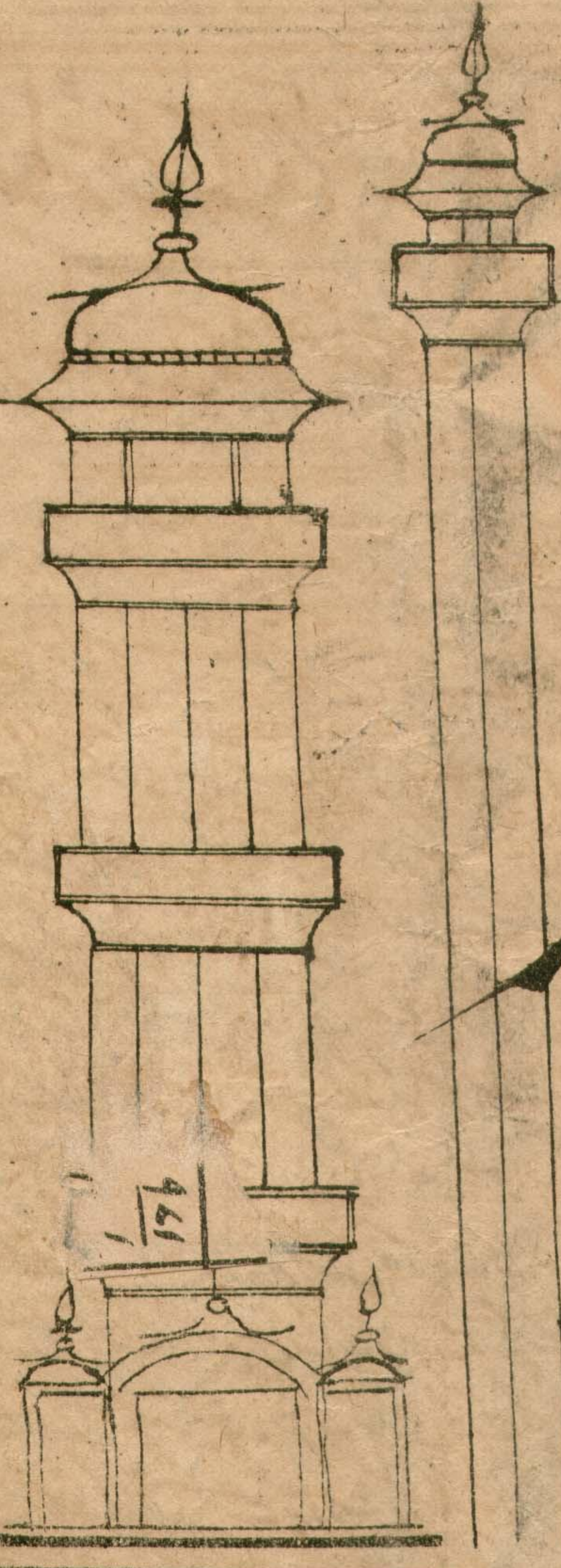
نمبر ۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ ذوالحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲


## سلسلہ کے متعلق نوٹ

### لنگرخانہ کی ضروریات قوم کی توجہ بدستور چاہتی ہین

جناب مولوی محمد علی صاحب کو مجلس معتمدین نے مامور کیا ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی بلڈنگ (عمارت) کیلئے ایک سرکلر لیٹر شایع کرین۔ اس چٹھی کے ذریعہ وہ قوم کو توجہ دلاینگے۔ کہ مدرسہ کی جدید عمارت کیلئے ایک کافی رقم چندہ کے ذریعہ جمع کرین۔ ایسا ہی وہ اسی چٹھی مین ان احمدیون کو بھی توجہ دلائینگے۔ جن کے پاس روپیہ جمع ہو۔ کہ وہ اپنا روپیہ کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے کمرون کی تعمیر مین لگا دین جب تک مجلس ان کا روپیہ ادا نہ کرے اس وقت تک وہ ان احباب کو کرایہ دیتی رہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس طرح پر جلدی وہ رقم جمع ہو جائے گی۔ جس کے لئے اپیل کیا جائیگا بہرحال مدرسہ کی عمارت کا سوال بہت ضروری سوال ہے۔ جس کے لئے سرمایہ کا جلد تر بہم پہنچانا از بس ضروری ہے۔

شیخ محمد حسین صاحب بی۔ اے جنکا ذکر پہلے کسی اشاعت مین کیا جا چکا ہے۔ اپنے وعدہ کے موافق مدرسہ تعلیم الاسلام مین فی الحال ایک ماہ کے لئے مفت کام کرنے کیواسطے تشریف لے آئے ہین۔ اور اس طرح پر انہون نے ایک قابل قدر نظیر قومی خدمت مین ایثار کی قایم کی ہے۔ خانصاحب ذوالفقار علیخانصاحب کی خدمت چونکہ خاص طور پر ریاست رامپور مین منتقل ہو چکی ہین۔ اس لئے وہ اسوقت آنیسے معذور رہے۔ جسکا انہین بھی افسوس ہے۔ شیخصاحب مدرسہ مین کام کرنے لگ گئے ہین۔ اسوقت مدرسہ اور میگزین کی بڑھتی ہوئی ضروریات مین ایسے آدمیون کی ضرورت ہے۔ جو تعلیمی اور اخباری مذاق رکھتے ہین۔ یہ موقع ہے۔ خدمت دین کا۔ اور مبارک ہونگے۔ وہ لوگ جو اس سے فائدہ اٹھائین۔

مدرسہ تعلیم الاسلام مین ایک ایسی مولوی کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کی جماعتون کو ادب عربی اور دینیات کی تعلیم دے سکے۔ جو لوگ اس عہدہ کے لئے آسکتے ہین۔ فوراً مولوی شیر علی صاحب افسر صیغہ تعلیم کے نام قادیان درخواست بھیجدینی چاہئے۔ تعلیمی تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔

وصایا کے متعلق احمدی انجمنون کو بڑی کوشش کرنی چاہئے اور احمدیون کو رسالہ الوصیت کے مقاصد سے آگاہ کرنا لازمی ہے۔ وصیتون کی آمد کے سلسلہ مین کوئی نمایان ترقی نہین ہے۔ اس لئے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے ضرورت ہے اس امر کی کہ احمدی انجمنین اپنے جلسے کر کے اپنے ممبرون کی وصیتین حاصل کر کے بہت جلد افسر مقبرہ بہشتی کے نام بھیجین۔ مگر اس سے پہلے کہ وصیت تحریر کر کے بھیجی جاوے۔ وصیت کا مسودہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔ خواجہ صاحب انجمن کے مشیر قانونی ہین۔ خواجہ صاحب کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت یہ پتہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ نولکھا عزیز منزل۔ خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ لاہور لکھنے کی حاجت نہین۔ نولکھا ڈاک خانہ ہے۔ وہان سے ڈاک خواجہ صاحب کو براہ راست مل جاتی ہے۔ اگر خواجہ صاحب کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے لاہور سے باہر بھی گئے ہوئے ہون۔ تب بھی ان کی ڈاک ان کے دفتر مین پہنچ جاتی ہے۔

# ایڈیٹوریل بریف نوٹس

## سانپ اور عیسویت

سانپ کا لفظ عیسائیوں کی کتب مقدسہ میں سب سے زیادہ خطرناک اور مستند ہے۔ شیطان کا مظہر سانپ کو قرار دیا گیا ہے۔ اور جناب مسیح کا یہ فرمان دکھایا گیا ہے کہ میں سانپ کا سر کچلنے کے لئے آیا ہوں۔ یورپ کے بعض سوداگران شراب کی دوکان پر سانپ کی شکل بناتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں شیطان کا مظہر ایک معنی سے شراب ہے اور ایک حد تک مذہبی لٹریچر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح بات ہے قرآن مجید نے بھی اس کو عمل الشیطان قرار دیا ہے مگر غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اس شیطان کا سر کچلا گیا یا عیسویت نے اسے ترقی دی؟ اس کا جواب تجربہ سے دیا جاسکتا ہے۔ یورپ میں شراب کی جو کثرت ہے وہ ایک عیاں امر ہے۔ عشاء ربانی میں شراب مذہبی رسم کے لئے لازمی سمجھی جاتی ہے اور مسیح کا پہلا معجزہ شراب سازی کا ہے پھر یہ شیطان (سانپ) کا سر کچلا گیا یا اسے پرورش کیا گیا۔ یہ عیسویت کا زندہ معجزہ سمجھنا چاہیئے!!!

## مُلک کی اخلاقی حالت کا اندازہ

ضروریات ہر شخص کی اخلاقی حالت کو ظاہر کرسکتی ہیں اور ایسا ہی جس ملک میں جس چیز کی زیادہ ضرورت ہو وہ بتاسکتی ہے کہ ملک کی اخلاقی حالت کیسی ہے۔ ٹریبیون گزٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ امرتسر کے کارخانہ شراب کے لئے ساٹھ ہزار من گڑ خریدا گیا ہے اور اس کارخانہ کو ابھی اور بڑھانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کارخانہ میں ۷ ہزار بوتل روزانہ طیار ہوتی ہے اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ملک کی حالت کیسی بگڑی ہوئی ہے اسپر ہندوستان کی مفلسی کا اندازہ غلط ہوگا یا نہیں۔ یا اللہ رحم کر۔

## گورنمنٹ کی تعریف کیوں نہ کریں

گورنمنٹ انگلشیہ کی دی ہوئی مذہبی آزادی کی برکات کو جب ہم دیکھتے ہیں تو بے اختیار اسکے لئے دل سے دعا نکلتی ہے اور جن اُن برکات کے لئے ہم گورنمنٹ کے شکرگذار ہوتے ہیں تو نااہل اور محسن کش ہمیں خوشامدی کہتے ہیں۔ حال میں موضع بیلا (ضلع گیا) میں مسلمانوں پر جو ظلم کیا گیا ہے وہ سکھاشاہی زمانہ سے بھی زیادہ تاریک اور خونچکاں ہے۔ اور اس فساد کے بانی مبانی بہرحال آریہ سماجی ہیں۔ کیونکہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء کو عین عید کے دن آریہ سماج کا جلسہ ہوا جس میں پنجاب اور دوسری جگہ کے آریہ سماجیوں نے گئوُرکھشا کے متعلق پرزور اور پرجوش تقریریں کیں جس کا نتیجہ بیلا کا فساد ہے جہاں غریب مُسلمانوں کے دس بارہ گھر میں ہندوؤں نے انھیں مارا پیٹا۔ ان کی عورتوں کو بے عزت کیا۔ چار عورتیں گیا کے ہسپتال میں آئی ہیں۔ کیا اسی سلوک پر ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہمارے ساتھ اتفاق کرو۔ آریہ اخبار اس کو کچھ اور ہی رنگ دینگے مگر یہ ظلم غریب مُسلمانوں پر ایک ادنیٰ جانور کے لئے کیا گیا ہے جو قوم انسان کے مقابلہ میں حیوان کو ترجیح دیتی ہے۔ اس سے انسانیت اور ہمدردی کی امید رکھنا فضول ہے کیا معزز اخبار ہندوستان کا ایڈیٹر اس بنا پر اتفاق کا مشورہ دے سکتا ہے؟

## اسلام نے دوسرے مذاہب کو عالمگیر بننے کی ہدایت کی

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کل نوع انسان کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے اور فی الحقیقت وہ مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ہندوؤں یا سکھوں میں آج تک یہ نہیں ہوا تھا کہ وہ دوسری قوموں کو اپنے مذہب میں داخل کریں بلکہ بعض قومیں رہتیے۔ مینگھ وغیرہ سکھ کہلاکر بھی ان سے باہر تھے۔ اب اسلام کو دیکھکر آریوں نے پہلے غیر قوموں کو برائے نام داخل کرنا شروع کیا اب سکھوں نے بھی یہ عزم کیا ہے۔ چنانچہ موضع بلا ہی متصل بھگوالہ آج بڑی بھاری شدھی ہوگی اور رہتیے اور مینگھ وغیرہ سکھوں میں شامل کئے جائینگے۔ یہ آثار مبارک ہیں اس سے اسلام کی عظمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان لوگوں نے یقین کرلیا ہے کہ اسلام ان سب کو اپنے میں شامل کرلیگا۔ اور ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ اب چوڑہوں کو بھی خوش ہونا چاہیئے شاید وہ وقت دور نہ ہو کہ آریہ سماجی انہیں آریہ بنالیں اس لئے کہ سرکاری کاغذات میں چوڑہے ہندو لکھے جاتے ہیں۔

## خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟

حضرت مسیح موعودؑ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے۔ جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا رتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دُنیا میں ذلیل کئے جاتے ہیں اور ان کو بُرا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی اُن کا نام رکھا جاتا ہے اور اُن کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ انکی تائید میں کوئی نشان دکھا دے تب ایک دفعہ ان کا دل دکھتا ہے اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کیساتھ گرتے ہیں اور ان کی دردمندانہ دعاؤں کا آسمان پر شور پڑتا ہے اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہوکر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اُٹھاتے ہیں اور آخر وہ ایک نشان کی صورت پر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔

## گورنر بمبئی اور دیسی اخبارات

یہ دوسرا موقع ہے کہ ۲۰ جنوری کو سر جارج کلارک گورنر بمبئی نے احاطہ بمبئی کے دیسی زبانوں کے اخبارات کے پچاس ایڈیٹروں کو لیبورٹری میں جہاں پلیگ کے ٹیکے کا سیرم تیار ہوتا ہے۔ مدعو کرکے شفقت آمیز سلوک کا اظہار کیا۔ پہلے کپتان لیٹی نے انہیں لاگ تیار کرنے کے متعلق جس قدر احتیاطیں کی جاتی ہیں مشاہدہ کرائیں۔ پھر گورنر صاحب خود تشریف لائے۔ اور ایڈیٹروں کو خوش آمدید کہکر ایک مختصر سی تقریر میں فرمایا کہ جب سے میں ہندوستان میں آیا ہوں ٹیکے کے استعمال پر بہت زور دے رہا ہوں اس لئے کہ میرے یقین میں پلیگ سے بچنے کا ایک ہی سب سے زبردست علاج ہے پلیگ عموماً غریب آدمیوں پر حملہ کیا کرتی ہے۔ جس کی آپ اور مجھے سب کو پرواہ کرنی چاہیئے جب تک آپ کا خود خاطر خواہ اطمینان نہ ہوجائے۔ میں نہیں کہتا کہ آپ پبلک کو اس کی طرف مائل کریں۔ جو کچھ آپ نے یہاں دیکھا اُس سے اور شمار و اعداد پر غور کرنے سے آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اس طریق کو بہت کچھ کامیابی ہوئی ہے۔ ملک معظم کو ہندی رعایا سے جو ہمدردی ہے۔ آپ کو معلوم ہی ہے۔ میری آرزو ہے کہ میں ہز میجسٹی کو مطلع کرسکوں کہ احاطہ بمبئی میں ہم سب ملکر غربا کی جانیں بچانے کی کوشش کررہے ہیں یہ ضروری ہے کہ میں اور آپ ایک دوسرے کو سمجھیں۔ بعض دفعہ ہم میں اختلاف رائے بھی ہوسکتا ہے۔ مگر ہمارا اصل منشا ایک ہی ہے آپ اس ملک میں رہتے ہیں اور اپنے ملک والوں کی بہتری کرنا چاہتے ہیں۔ میں انگلستان سے اس لئے آیا ہوں کہ اس ملک کے لوگوں کے ساتھ کچھ بھلائی کروں اس لئے آپ یہ نکتہ بھول نہ جائیں کہ میرا اور آپ کا مقصد ایک ہی ہے اخبارات کی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے اور یہ اپنے سر پر ایک بھاری ذمہ واری رکھتے ہیں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنی ذمہ واری کو سنجیدگی کی نظر سے دیکھیں ٭

# مسیح اور مہدی کا مشن

## حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے پاک الفاظ میں

شریعت دو حصوں پر منقسم تھی۔ بڑا حصہ یہ تھا۔ کہ لا اله الا الله یعنی توحید۔ اور دوسرا حصہ یہ کہ ہمدردی نوع انسان کرو۔ اور ان کے لئے وہ چاہو۔ جو اپنے لئے۔ سو ان دو حصوں میں سے حضرت مسیح نے ہمدردی نوع انسان پر زور دیا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ اسی زور کو چاہتا تھا۔ اور دوسرا حصہ جو بڑا حصہ ہے یعنی لا اله الا الله جو خدا کی عظمت اور توحید کا سرچشمہ ہے۔ اس پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا۔ کیونکہ وہ زمانہ اسی قسم کے زور کو چاہتا تھا۔ پھر بعد اس کے ہمارا زمانہ آیا۔ جس میں اب ہم ہیں۔ اس زمانہ میں یہ دونوں قسم کی خرابیاں کمال درجہ تک پہنچ گئی تھیں۔ یعنی حقوق عباد کا تلف کرنا۔ اور بے گناہ بندوں کا خون کرنا مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہو گیا تھا۔ اور اس غلط عقیدہ کی وجہ سے ہزارہا بے گناہوں کو وحشیوں نے تہ تیغ کر دیا تھا۔ اور پھر دوسری طرف حقوق خالق کا تلف کرنا بھی کمال کو پہنچ گیا تھا۔ اور عیسائی عقیدہ میں داخل ہو گیا تھا۔ کہ وہ خدا جس کی انسانوں اور فرشتوں کو پرستش کرنی چاہیئے۔ وہ مسیح ہی ہے۔ اور اس قدر غلو ہو گیا۔ کہ اگرچہ ان کے نزدیک عقیدہ کے رو سے تین اقنوم ہیں لیکن عملی طور پر دعا اور قبولیت میں صرف ایک ہی قرار دیا گیا ہے یعنی مسیح۔ یہ دونوں پہلو اتلاف حقوق یعنی حق العباد اور حق رب العباد اس قدر کمال کو پہنچ گئے تھے۔ کہ اب یہ تمیز کرنا مشکل ہے کہ ان دونوں میں سے کونسا پہلو اپنے غلو میں انتہائی درجہ تک جا پہنچا ہے سو اس وقت خدا نے جیسا کہ حقوق عباد کے تلف کے لحاظ سے میرا نام مسیح رکھا۔ اور مجھے خو اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت مسیح کا اوتار کر کے بھیجا ایسا ہی اس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد رکھا۔ اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ سو میں ان معنوں کر کے عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ مسیح ایک لقب ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا جس کے معنی ہیں خدا کو چھونے والا۔ اور اس کا خلیفہ اور صدق اور راستبازی کو اختیار کرنے والا۔ اور مہدی ایک لقب ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ فطرتاً ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتوں کا وارث اور اسم ہادی کے پورے عکس کا محل۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت نے اس زمانہ میں ان دونوں لقبوں کا مجھ کو وارث بنا دیا اور یہ دونوں لقب میرے وجود میں اکٹھے کر دیے سو میں ان معنوں کے رو سے عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ اور یہ وہ طریق ظہور ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں۔ بروز عیسیٰ و بروز محمدؐ۔ غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب۔ عیسیٰ مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خون ریزیوں سے روک دوں جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے وارد ہو چکا ہے۔ کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا۔ سو ایسا ہی ہوتا جاتا ہے۔ آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے[*] جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے۔ اور مجھکو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا ہے۔ خاصکر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے نہ محض نفاق سے اور یہ وہ صلحکاری کا جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایک لاکھ مولوی بھی چاہتا۔ کہ وحشیانہ جہادوں کے روکنے کے لئے ایسا پر تاثیر سلسلہ قائم کرے تو اس کے لئے غیر ممکن تھا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو چند سال میں ہی یہ مبارک اور امن پسند جماعت جو جہاد اور غازی پن کے خیالات کو مٹا رہی ہے۔ کئی لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ اور وحشیانہ جہاد کرنے والے اپنا چولہ بدل لینگے۔

اور محمد مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں۔ کیونکہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض آسمانی نشان دکھلا کر خدائی عظمت اور طاقت اور قدرت عرب کے بت پرستوں کے دلوں میں قائم کی تھی۔ سو ایسا ہی مجھے روح القدس سے مدد دی گئی ہے وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا۔ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور پر ہوا۔ اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ہے اس نے مجھ سے باتیں کیں۔ اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے۔ میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں۔ اور میرا کوئی شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا۔ کہ جو کچھ مسیح کی نسبت دنیا کے اکثر عیسائیوں کا عقیدہ ہے یعنی تثلیث و کفارہ وغیرہ یہ سب انسانی غلطیاں ہیں۔ اور حقیقی تعلیم سے انحراف ہے۔ خدا نے اپنی زندہ کلام سے بلا واسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے۔ اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو نے خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہدے کہ اسپر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں اور دوسرا یہ نشان ہے۔ کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے۔ مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیا جانا یا اور غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حد علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہیگا۔ گو وہ مشرقی ہو یا مغربی یہ وہ دو نشان ہیں۔ جو مجھکو دیئے گئے ہیں۔ تا ان کے ذریعہ سے اس سچے خدا کی طرف لوگوں کو کھینچوں جو در حقیقت ہماری روحوں اور جسموں کا خدا ہے جس کی طرف ایک دن ہر ایک کا سفر ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ مذہب کچھ چیز نہیں جس میں الہٰی طاقت نہیں۔ تمام نبیوں نے سچے مذہب کی یہی نشانی ٹھرائی گئی ہے۔ کہ اس میں الہٰی طاقت ہو یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ دونوں نام جو خدا تعالیٰ نے میرے لئے مقرر فرمائے یہ صرف چند روز سے نہیں ہیں بلکہ میری کتاب براہین احمدیہ میں جس کو شایع کئے قریباً تیس برس گذر گئے یہ دونوں نام خدا تعالیٰ کے الہام میں میری نسبت ذکر فرمائے گئے ہیں یعنی عیسیٰ مسیح اور محمد مہدی تا میں ان دونوں گروہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو وہ پیغام پہنچا دوں جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کاش اگر دلوں میں طلب ہوتی اور آخرت کے دن کا خوف ہوتا۔ تو ہر ایک سچائی کے طالب کو یہ موقع دیا گیا تھا۔ کہ وہ مجھ سے تسلی پاتا۔

اے خدا اے چشمۂ نور ہدے۔
از کرم ہا چشم این امت کشا
یک نظر کن سوئے این راز نہان
تا رہے اے طالب از وہم و گمان

[*] اگرچہ خاص آدمی جو علم اور فہم سے کافی بہرہ رکھتے ہیں دس ہزار کے قریب ہونگے۔ مگر ہر ایک قسم کے لوگ جن میں ناخواندہ بھی ہیں تیس[*] ہزار سے کم نہیں ہیں۔ بلکہ شاید زیادہ ہوں۔ منہ

[*] اب یہ تعداد چار لاکھ تک پہونچی ہے۔

# مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمان

[حضرت حجۃ اللہ کے چند مکتوبات جو شکستہ خاطروں کے لئے اکسیر اور ابتلا میں آئے ہوئے لوگوں کے لئے موجب تسکین ہیں منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان]

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - مخدومی مکرمی سیٹھ صاحب سلمہٗ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - عنایت نامہ پہنچا یہ بھی خدا تعالیٰ کی آپ پر ایک رحمت ہے کہ آپ نے میری اس نصیحت میں غفلت نہیں کی - کہ خط برابر بھیجا جاوے اور میں جس قدر خدا تعالیٰ کی عجیب اور خارق عادت فضلوں پر یقین رکھتا ہوں کاش اگر کوئی ایسا طریق ہوتا کہ میں آپ کے دل میں بھی ڈال سکتا خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت اور قدرت کا تجربہ اگر ہو تو وہ اس حالت میں بھی انسان کو نا امید نہیں کر سکتا کہ جب انسان پابزنجیر زندان میں ہو میں دیکھتا ہوں کہ دُنیا کے اور اسباب سے سب امیدیں ہماری ٹوٹ چکی ہیں لیکن جب تک ہم قبر میں داخل ہو جائیں یہ امید ہماری ٹوٹنے کے قابل نہیں ہے کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ دو چار تجربہ سے خواص اشیا پر یقین کر لیتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ پانی ہمیشہ پیاس کو بجھاتا ہے اور روٹی ایک بھوکے انسان کو سیر کرتی ہے کسٹرائل دست لاتا ہے سم الفار پوری خوراک پر ہلاک کر دیتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر کیوں یقین نہ کریں جس کو ہم اپنی زندگی میں صد ہا مرتبہ آزما چکے ہیں سچ تو یہ ہے - کہ گھبراہٹ ضعف ایمان سے باعث ہوتی ہے اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ میرا ایک خدا ہے جو مجھے ہرگز ضائع نہیں کریگا تو ممکن ہی نہیں کہ وہ غمگین ہو اور کیونکر غمگین ہو سکے انسان تو آدمی سے بھی تسلی پاکر غمگین نہیں ہوتا مثلاً اگر کسی کو لاکھ دو لاکھ روپیہ کی ضرورت پیش آجائے اور اُس کے پاس ایک پیسہ نہیں اور وہ فکر ادائیگی میں مر رہا ہے اور کوئی رفیق نہیں تو غم سے ہلاک ہو جائیگا - جس طرح سر سید احمد خان آمد ایک لاکھ روپیہ کے غم سے دُنیا سے کوچ کر گئے لیکن اگر ایسے مضطرب آدمی کو کوئی دوست ملجائے جو وارث کا جو ہر اپنے بھنگی ہے یا چار ہے اور وہ بہت دولت مند ہو اور وہ اُس کو تسلی دے کہ تو غم نہ کر کچھ دیر کے بعد یہ تمام تیرا روپیہ ادا کر دونگا اور اس کو یقین آجائے کہ اب بلاشبہ اپنے وعدے پر یہ شخص تمام روپیہ ادا کر دیگا تو قبل پہنچنے روپیہ کے جس قدر اس کو کشمکش ہو رہی ہے وہ اُس کی نظر میں ایک معمولی ہو جائیگا اور چہرہ پر اُفسردگی نہیں رہے گی ایسا ہی وہ شخص جو یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کریگا اور بلاشبہ ضائع نہیں ہو گا غم تب آتا ہے جب ایمان جاتا ہے ایک تو بشریت کا غم ہے اس میں تو انسان ایک حد تک معذور رہتا ہے جب کہ کسی کی موت پر غم آتا ہے اس میں تو انبیاء بھی شریک ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کی جدائی میں چالیس برس تک روتے رہے وہ بشریت کا غم تھا۔ مگر ایک ضعف ایمان کا غم ہوتا ہے جب کہ کوئی نادان یہ غم کرے - کہ اب میرا کیا حال ہوگا - کیونکر مجھے روٹی کپڑا ملیگا عیال کا کیا حال ہوگا اس غم سے اگر انسان توبہ نہ کرے تو کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اپنے رازق کا منکر ہے دعا کا سلسلہ خوب سرگرمی سے جاری ہے ہر ایک ساعت خدا تعالیٰ کے فضل کی اُمید ہے - والسلام خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہٗ - ۱۷ - جولائی ۱۹۰۲ء

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - عنایت نامہ پہنچا - آپ بکلی مطمئن رہیں آپکے لئے اس قدر دعا کی گئی ہے کہ جو دُنیا میں ایک بڑے خوش نصیب کے لئے ہو سکتی ہے - خداوند عزّ وجل غفور رحیم ہے اسکی درگاہ سے بڑی اُمیدیں ہیں لیکن ضرور ہے کہ درمیان میں کچھ تشویش لاحق حال ہو جب تک خدا تعالیٰ کا وہ مقرر کردہ دن آجائے اس لئے بڑے استقلال اور قوت اور مردانگی سے ایسی تشویش کا مقابلہ کرنا چاہیئے - انسان دُنیا طلبی کی حالت میں ضرور ہے دل کا کمزور ہوتا ہے درحقیقت جس قدر خدا تعالیٰ پر ایمان کمزور ہوتا ہے اُسی قدر دل کو مصائب پیش آمدہ سے صدمہ پہنچتا ہے اور اسی قدر نومیدی طاری ہوتی ہے سو ایسا نہیں کرنا چاہیئے - آپ کے لئے خدا تعالیٰ نے مبشر الہام صادر فرمایا ہے اور خدا کا کلام غلط نہیں جاتا - میرا یہ حال ہے کہ دُنیا کے تمام بادشاہ متفق ہو کر ایک وعدہ کریں تو میں اُس وعدہ کو پھر بھی یقینی نہیں سمجھتا - کیونکہ ممکن ہے کہ قبل ایفائے وعدہ کے وہ لوگ مر جائیں یا اس کے ایفاء پر قادر نہ ہو سکیں اور مجبور ہیں مگر خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے مجھے معلوم نہیں کہ کس راہ سے اور کس طور سے خدا تعالیٰ ان غموم سے آپ کو نجات دیگا اور نہ ابھی تک یہ معلوم ہے کہ وہ وقت کب ہے لیکن کسی قدر مدت کی بات ہے - کہ اُس خداوند قادر کی طرف سے یہ وعدہ ہے والکریم اذا وعد وفا اس لئے اب جوانمردی سے اُس ذوالجلال کے منتظر رہیں اور کسی کی بے التفاتی پر کچھ بھی پرواہ نہ کریں جس طرح بارش نا معلوم آتی ہے - نہیں معلوم ہوتا کہ کب بادل ہوگا اور کب مینہ برسیگا اسی طرح خدا کا فضل بھی چور کی طرح آتا ہے پوری استقلال اور استقامت کے منتظر رہنا چاہیئے - بلکہ بہت خوش رہنا چاہیئے - کہ خدا کا وعدہ ہے نہ انسان کا اگر آپ دیکھیں کہ میں آگ میں پڑگیا ہوں یا پڑتا ہوں تب بھی آپ خوش رہیں - کیونکہ جس نے یہ آگ پیدا کی ہے وہ ایک دم میں اس کو بجھا سکتا ہے - دُنیا میں میں اس بات کو خوب سمجھتا ہوں - کہ کیونکر وہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے - اس لئے میں آگ میں بھی ہو کر اس کو بہشت تصور کرتا ہوں - تمام دُکھ اس بات سے ہوتے ہیں جب انسان نہیں جانتا کہ یہ تکلیفیں کیوں آتی ہیں اور کیونکر دور ہو سکتی ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی آواز یہ خبر دیتی ہیں کہ یہ تکلیفیں اُس کی طرف سے ہیں اور اُس کے ارادہ کے ساتھ معاً نیست و نابود ہو جاتی ہیں تو کیوں غم کیا جائے باقی خیریت ہے - اس وقت قادیان کے چاروں طرف طاعون ہے قریباً دو کوس کے فاصلہ پر اور قادیان اس وقت ایک ایسی کشتی کی طرح ہے جس کے ارد گرد طوفان ہو اور وہ دریا میں چل رہی ہے ہر ایک ہفتہ میں شاید بیس ہزار کے قریب آدمی مر جاتا ہے خدا نے ان شکوک کو دور کر دیا - کہ اس وقت عام طاعون پھیلے گی - والسلام - خاکسار میرزا غلام احمد - ۳ - اپریل ۱۹۰۳ء

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - عنایت نامہ پہنچا - یہ سچ ہے کہ بنا ہوا کام بگڑنے سے اور وسائل معاش کے کم یا معدوم ہونے کی حالت میں بے شک انسان کو صدمہ پہنچتا ہے مگر وہ جو بگاڑتا ہے - وہی بنانے پر بھی قادر ہے پس دُنیا میں شکستہ دلوں کی اور تباہ شدہ لوگوں کے خوش ہونے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ اُس خدائے ذوالجلال کو ایمانی یقین کے ساتھ یاد کریں جیسا کہ وہ ایک دم میں تخت پر سے خاک مذلت میں ڈالتا ہے ایسا ہی وہ خاک پر سے ایک لحظہ میں پھر تخت پر بٹھاتا ہے اس جگہ یہ کہنا کفر ہے کہ کیونکر اور کس طرح اور ایسے اوہام کا جواب یہی ہے کہ جس طرح ایک قطرہ نطفہ سے انسان کو پیدا کیا الم تعلم ان اللہ علےٰ کل شئ قدیر وہ نابینائی اور شک اور بدظنی کی وجہ سے تمام دُکھ پیدا ہوتے ہیں ورنہ وہ ہمارا خدا عجیب قادر بادشاہ ہے جو چاہے کرے کوئی بات اس کے آگے اَنْ ہونی نہیں - اگر یقین کی لذت پیدا ہو جائے تو شاید انسان دُنیا طلبی کے ارادوں کو خود ترک کر دے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی لذت نہیں کہ اس بات کو آزما لیا جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے اور درحقیقت وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ کریم ورحیم ہے ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اسکے آستانہ پر گرتے ہیں والسلام - خاکسار میرزا غلام احمد ۷ جولائی ۱۹۰۲ء

# متفرق مضامین

## ایمان باللہ کا انکار

امریکہ میں سونے اور چاندی کے سکّوں پر پہلے یہ عبارت کندہ ہوا کرتی تھی In God we trust مگر پریسیڈنٹ روزویلٹ نے نئے سکوں میں سے یہ عبارت نکالدی ہے اور کہدیا کہ بالکل مہمل اور بے معنی ہے سکّوں سے مذہبی جذبات کو کیا تعلق؟ کیا خوب اس سے امریکہ کی مذہبی دلچسپی کا اندازہ کرنا سہل ہے پریسیڈنٹ کے اس حکم سے مذہبی جماعتوں میں ناراضی پائی جاتی ہے اور وہ اسے مذہبی ہتک قرار دیتی ہیں -

## ایک اور شگوفہ

امریکہ کے تمام مدارس میں عید میلاد مسیح کے موقع پر ایک ترانہ گایا جاتا ہے جس میں مسیح کی بعض فضیلتیں بھی بیان کی گئی ہیں یہودیوں نے کوشش کی کہ یہ ترانہ منسوخ کیا جاوے کیونکہ یہودی اور دیگر مذاہب کے لڑکے بھی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں ان کو

کیوں مجبور کیا جاوے کہ وہ مسیح کی منقبت سرائی میں شامل ہوں۔ سررشتہ تعلیم کے افسروں نے اس اعتراض کو صحیح قرار دیا اسپر تمام پادریوں میں جوش پھیل گیا متعدد جلسے بھی ہوئے اور عدم تنسیخ پر حکومت کو توجہ دلائی گئی۔

## صوبہ پنجاب کی لفٹنٹ گورنری

سابقہ اطلاع کے بموجب اُمید لگائی جاتی تھی کہ آج یکم فروری ۱۹۰۸ء کو جناب سر لوئی ولیم ڈین بہادر بالقابہم صوبہ ہذا کی زمام حکومت اپنے دست مبارک میں لے لینگے اور اپنے وسیع تجربہ اور اعلیٰ قابلیت سے پنجاب کو فایدہ پہنچانے لگینگے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس صوبہ کے لئے کچھ عرصہ اور بھی جناب آنریبل سر تھامسن گارڈین واکر صاحب بالقابہم کی نیک دلی و معاملہ فہمی سے مستفید ہونا مقدر ہے کیونکہ نہ صرف سر لوئی ڈین بہادر کی روانگی کلکتہ سے بالفعل ملتوی ہوگئی ہے۔ بلکہ تازہ ترین خبر کے بموجب وہ ڈھائی مہینے کی رخصت پر ولایت تشریف لے جانے والے ہیں۔ جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ابھی وسط اپریل آیندہ تک پنجاب کی لفٹنٹ گورنری کا موجودہ عارضی انتظام برقرار رہیگا اور جناب آنریبل سر گارڈین واکر صاحب اپنی قائم مقامانہ حیثیت میں فرائض حکومت انجام دینگے۔ سر گارڈین واکر بالقابہم چونکہ باستثنائے واحد صوبہ پنجاب کے سینیئر سویلین ہیں اور مختلف انتظامی و عدالتی مناصب کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اُن سے بڑھکر کسی کے انتظام سے پبلک خوشنود و مطمئن نہیں ہو سکتی!

## ویلیو پے ایبل پارسل

آج (یکم فروری) سے تمام ڈاکخانجات ہند میں ویلیو پے ایبل پارسلوں اور پیکٹوں کے متعلق جدید مختصر فارم رایج ہوگئے ہیں۔ جن سے فرستندگان پارسل و ڈاکخانہ دونوں کو بڑی سہولت رہیگی اور تجارتی کارخانوں کے دفاتر میں ایسے پارسلوں کا حساب بھی آسانی سے رکھا جا سکے گا۔ مگر پبلک کو پوری مسرت اُسی وقت ہو سکتی ہے کہ ڈاکخانہ قیمت طلب پارسلوں کے متعلق منی آرڈر کی فیس پیشگی وصول کرنے اور بصورت عدم وصول روپیہ وہ فیس مجرا دینے کا ناجائز طریقہ موقوف کرے!

## اگر عورتوں کو اختیارات حکومت مل جائیں تو وہ کیا کرینگی؟

(ترجمہ پیسہ اخبار)

یورپ میں لیڈیوں نے جس آزادی حاصل کرنے کا دعوےٰ باندھا ہے اُس کا مفہوم یہ نہیں کہ ان کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ یا وہ کسی طرح ستائی جاتی ہیں۔ بلکہ اُن کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح مرد تمام امور میں آزاد اور حکومت و سیاست میں خود مختار ہیں۔ ویسے ہی وہ بھی مردوں کے پہلو بہ پہلو کھڑی ہو سکیں، اور کسی بات میں اُن سے کم نہ رہ جائیں۔ تاکہ یہ نہ ہو کہ مرد کسی اختیار اور حکومت پر تنہا قابض رہے اور عورت اُس سے محروم رہ جائے۔ جرمن اخبار "لوکل انزیجر" نے بعض مشہور عورتوں سے مندرجہ عنوان سوال کیا تھا اور اسپر یہ جوابات موصول ہوئے ہیں:۔

**کارمن سلوا:** "میرا خیال ہے کہ ملکہ کیتھرائن۔ ملکہ الزبتھ۔ اور ملکہ میری وغیرہ نامور تاجدار لیڈیوں نے دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح قوموں پر حکومت اور ملکوں کا انتظام کر سکتی ہیں"

**سارہ برنارڈ:** "جس طرح مردوں میں نیکی اور بدی کی عادتیں ہیں اور رہینگی۔ یہی کیفیت عورتوں میں بھی پائی جائیگی کچھ حکومت اُن میں سُرخاب کے پر نہ لگا دیگی"

**دی بیرن ڈیپرلیس:** "آپ پوچھتے ہیں کہ عورتیں حاکم ہو کر کیا کرینگی؟ اُن کے گردو پیش چھوٹے بچوں کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا"

**ڈی وٹ گلیپز:** "مجھے اُمید ہے کہ عورتیں سب سے پہلے اخبارات کو بند اور رعایا کے حقوق کی حفاظت کرنے پر آمادہ ہونگی۔ اور ایسی گورنمنٹ کے لئے میں اپنے تئیں وزیر مال تجویز کرتی ہوں"

**میڈم ریبر انگلنش لیڈی:** "جب تک قومی زندگی کا مدار ظلم و ستم پر رہے گا۔ اُس وقت تک سوسائیٹی کا حال کبھی درست نہ ہوگا اور زندگی مرض میں مبتلا رہے گی۔ اور عورتوں کا تخت حکومت پر قدم رکھنا سوسائیٹی کی عمارت کو موجودہ حالت سے کہیں زاید مضبوط ستونوں پر کھڑا کر سکے گا"

عورتیں انصاف کا مطالبہ کرینگی۔ ظلم و ستم کو مٹانے کے لئے لڑینگی اور قوموں کو یگانگت کی۔ اور قوموں کے حاکموں کو باہم دوستانہ برتاؤ رکھنے کی دعوت دیں گی"

**میڈم الذکی:** "مجھے حکومت ملی۔ تو تھوڑے سے مدرسوں کے علاوہ باقی تمام مدارس کو منہدم کر دوں گی اور کامل نسل کو اس مصیبت بھرے زمانے کی زندگی سے نجات دلا دوں گی"

**میڈم بلیوال کو ڈامریکن لیڈی:** "عورتوں اور مردوں سب کو یہی فکر ہے کہ سلطنت کے عہدے حاصل کریں۔ اور سب سے پہلی بات جس کی فکر عورت کو ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ گرجوں میں خوب جمگھٹا رہے۔ اور تھیٹروں کے منڈوے خالی نظر آئیں۔ عورت یہی چاہے گی کہ جس طرح ہو۔ مردوں کو کشاں کشاں گرجا میں لیجائے" (اللواء)

## انجمن نگرانی اطفال مصر

ڈاکٹر عبد العزیز نظمی آفندی نے ان دنوں مصر میں ایک انجمن نگرانی اطفال قایم کی ہے۔ جس کے مقاصد و ضوابط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عموماً سب ماؤں کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ طبی۔ قانونی اور شرعی صحیح قواعد کے مطابق عمل کرنے کے لحاظ سے اپنے بچوں کو خود ہی دودھ پلایا کریں۔ تاکہ اُن کی صحت عمدہ رہے اور نوع انسان کی خدمت ہو۔

(۲) بچوں کو پیدا ہونے کے وقت ہی سے اُن تمام خطرات اور آمات سے بچانے کی تدبیریں اختیار کرنے کی ہدایت کی جائے۔ جن سے اُن کی صحت۔ تربیت اور آیندہ زندگی پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

(۳) ایسے حفظان صحت کے قواعد شایع کئے جائیں کہ جن سے بچوں کی صحت محفوظ رہتی ہے۔ اور اُن کی وفات کی اوسط کم ہو جاتی ہے۔ اور خاندانوں کو اچھی تربیت کے طریقے بتائے جائیں اور اُن سے اُنہی قواعد پر عملدرآمد کرایا جائے۔

(۴) غریب لوگوں کے بچوں کی خبر گیری اور اُن کی بیماریوں کا علاج کرنے کے لئے خیراتی اسپتال اور دواخانے وغیرہ قائم کئے جائیں اور اندھوں۔ بہروں۔ گونگوں اور دوسرے مجبور لوگوں کے واسطے خیرات خانے اور مدرسے ان امراض کے خاص طور پر علاج کرنے والے لائق ڈاکٹروں اور ذی علم اور روشن دماغ فاضلوں کی زیر نگرانی کھولے جائیں۔

(۵) ہر درجہ کے بچوں کی نگرانی کیجائے اور دیکھا جائے کہ اُن کے والدین اور مربی اُن کے ساتھ بُرا برتاؤ کرتے ہیں۔ یا اچھا۔ اگر برتاؤ اچھا نہ ہو۔ اور خوف ہو کہ بچوں کے اخلاق بگڑ جائینگے۔ تو انجمن کی طرف سے اُس کی روک تھام کی سعی عمل میں آئے۔

(۶) ایسے بچے۔ جن کے اخلاق بگڑنے کا اندیشہ کسی وجہ سے ہو یا خاصکر تنگدستی اور کسی سرپرست کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ آوارہ ہو رہے ہوں اُن کی تعلیم و تربیت کے لئے خاص خاص مدرسے قائم کئے جائیں اور اُن کو دستکاریاں اور پیشے سکھائے جائیں۔ اور سزا یافتہ لوگوں کے قید خانے سے نکلنے کے بعد اُنہیں ایسے مدارس میں بھرتی کیا جائے تاکہ آیندہ وہ شریف طریقے سے روٹی کما سکیں۔

(۷) یتیم بچوں یا اُن کی مانند قیدیوں کی اولاد اور اُن بالوں کی اولاد جو کسی سبب سے اپنے بچوں کی خبر گیری نہیں کر سکتے۔ یا وہ بچے جن کا کوئی سمجھدار مربی نہیں ہے۔ اُن کی نگرانی کا اہتمام انجمن کیطرف سے ہو۔

(۸) غریب لڑکیوں کو بدچلن مردوں یا دلالہ عورتوں کے ہاتھوں میں پڑکر عصمت و آبرو گنوا دینے سے بچایا جائے۔ غرضکہ اس انجمن کے یہ قابل قدر مقاصد عام طور پر قبولیت پا چکے ہیں اور ملک کے حیثیت مند اور ذی وجاہت لوگوں نے امداد کی ہے۔ اسکے علاوہ حضور خدیو معظم نے بھی اس کی سرپرستی فرمائی ہے (مجلۃ المجلات العربیہ)

## معارف قرآن کریم کس پر کھلتے ہین؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا تحدی کی ہے کہ خدا تعالے نے مجھو قرآن کریم کے معارف اور حقایق کا علم دیا ہے اور اس مین کوئی میرا مقابلہ نہین کر سکتا اور یہ ایک زندہ اور نمایان نشان ہے۔ کہ کبھی کوئی شخص اس تحدی کے مقابلہ مین نہین آیا۔ اس وقت مجھو اس امر کے بیان کرنے کی ضرورت یون پیش آئی۔ کہ کسی پادری نے ایک اعتراض ووجدک ضالاً فھدیٰ پر کیا۔ اس کا جواب ایک اسلامی رسالہ انوار الاسلام نے دیا ہے اس جواب کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بے اختیار دو ورہنے کے لئے جوش پیدا ہوا۔ کہ آپنے جو حقایق اس آیت کے بیان فرمائے ہین وہ ایسے ہین کہ نہ پہلی آنکھہ نے دیکھے اور نہ کان نے سُنے اور کسی دل پر گذرے اس لحاظ سے کہ موازنہ ہو جائے۔ مین دونون جوابات کو یہان درج کرتا ہون۔ اول اسلامی رسالہ کا جواب اور بعد مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب تاکہ موازنہ کرنے کا موقعہ مل سکے۔

### پادری کا اعتراض اور مسلمان کا جواب

**پادری۔** محمد بھولا ہوا بھی تھا۔ ووجدک ضالاً فھدیٰ الایہ۔

**مسلمان۔** امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر مین ارقام فرماتے ہین۔ ووجدک ضالاً عن معاملۃ النبوۃ واحکام الشریعۃ غافلا منھا فھدک الیھا وھو المراد بقولہ ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالے اپنے نبی پر احسان اور انعام جتا کر فرماتا ہے۔ کہ اے نبی تجھکو نبوت کے اعلان اور شریعت احکام کا راستہ بتایا جس سے تو پہلے بے خبر تہا اور ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان سے یہی مراد ہے یعنی تو جانتا تہا۔ کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کس کس چیز کے ماننے کو کہتے ہین۔

بے ایمانی کا تو کچھ جواب نہین۔ لیکن جو شخص اللہ تعالے پر ایمان لاتا ہے اور اسی کو قدیم اور ہر شے کا خالق جانتا ہے اس کے نزدیک یہ کوئی عیب کی بات نہین۔ کہ اس نے محض اپنی قدرت کاملہ سے تمام انبیاء کے ہاتھہ پاؤن آنکھہ ناک منہ دل۔ جگر و دماغ وغیرہ تمام اعضا شکم مادری مین پیدا کئے ہین اور مقام مخصوص سے پیدا کرکے قوت وعقل اور شعور اور علم اور ایمان اور نبوت اور رسالت وغیرہ کمالات ظاہری اور باطنی عطا کئے اس پہلے کچھ بھی نہ تھا اب اگر کوئی نادان ان باکمال حضرات پر یہ اعتراض کرے۔ کہ جملہ انبیاء معہ حضرت عیسیٰ کا وجود خدا تعالے نے پہلے پیدا کیا بعدہٗ یہ کمالات عطا فرمائے ان کمالات کے عطا فرمانے سے پہلے نہ ان مین عقل تہی۔ نہ شعور تہا۔ نہ علم تہا نہ ایمان تہا۔ نہ نبوت تہی نہ رسالت تہی اور یہ تمام بے عقل بے شعور بے علم بے ایمان بے نبوت بے رسالت تھے اور سب کے سب عورت کے مقام مخصوص سے پیدا ہوئے اس لئے ناپاک ہین۔ تو یہ اس کی بے ایمانی ہے۔

انوار الاسلام

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب

جو شخص قرآن کریم کی اسالیب کلام کو بخوبی جانتا ہے اسپر یہ پوشیدہ نہین کہ بعض اوقات وہ کریم و رحیم جلشانہ اپنے خواص عباد کیلئے ایسا لفظ استعمال کر دیتا ہے کہ بظاہر بدنما ہوتا ہے مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ نے اپنے نبی کریم کے حق مین فرمایا۔ ووجدک ضالاً فھدیٰ۔ اب ظاہر ہے کہ ضال کے معنے متعارف مشہور اور اہل لغت کے منہہ پر چڑہے ہوئے ہین گمراہ کے ہین جس کے اعتبار سے آیت کے یہ معنے ہوتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے (اے رسول اللہ) تجھہ کو گمراہ پایا اور ہدایت دی حالانکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گمراہ نہین ہوئے اور جو شخص مسلمان ہو کر یہ اعتقاد رکھے۔ کہ کبھی انحضرت صلعم نے اپنی عمر مین ضلالت کا عمل کیا تہا تو وہ کافر بیدین اور حد شرعی کے لایق ہے۔ بلکہ ایت کے اس جگہ وہ معنے لینے چاہئے جو ایت کے سیاق اور سباق سے ملتی ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے پہلے انحضرت صلعم کی نسبت فرمایا الم یجدک یتیماً فاویٰ ووجدک ضالاً فھدیٰ ووجدک عائلاً فاغنیٰ (یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے یتیم اور بیکس پایا اور اپنے پاس جگہ دی اور تجھکو ضال (یعنی عاشق وجہ اللہ) پایا پس اپنی طرف کہینچ لایا اور تجھے درویش پایا پس غنی کر دیا۔ ان معنون کی صحت پر یہ ذیل کی آتین قرینہ ہین جو ان کے بعد آتی ہین یعنی یہ کہ فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر واما بنعمۃ ربک فحدث۔ کیونکہ یہ تمام آتین لف نشر مرتب کے طور پر ہین اور پہلی آتیون مین جو مدعا مخفی ہے دوسری آتین اس کی تفصیل اور تصریح کرتی ہین مثلاً پہلے الم یجدک یتیماً فاویٰ اس مقابل پر یہ فرمایا فاما الیتیم فلا تقھر یعنی یاد کر کہ تو بہی یتیم تہا اور ہم نے تجھکو پناہ دی ایسا ہی تو بہی یتیمون کو پناہ دے۔ پہر بعد اس کے فرمایا ووجدک ضالاً فھدیٰ اس کے مقابل پر یہ فرمایا واما السائل فلا تنھر۔ یعنی یاد کر کہ تو بہی ہمارے وصال اور جمال کا سائل اور ہماری حقایق اور معارف کا طالب تہا۔ سو جیسا کہ ہمنے باپ کی جگہ ہو کر تیری جسمانی پرورش کی ایسا ہی ہم نے استاد کی جگہ ہو کر تمام دروازے علوم کے تجہہ پر کہول دیئے اور اپنے لقا کا شربت سب سے زیادہ عطا فرمایا اور جو تو نے مانگا سب ہم نے تجہہ کو دیا سو تو بہی مانگنے والون کو رد مت کر اور ان کو مت جہڑک اور یاد کر کہ تو عایل تہا۔ اور تیری معیشت کے ظاہری اسباب بکلی منقطع تھے۔ سو خدا خود تیرا متولی ہوا۔ اور غیرون کیطرف حاجت لیجانے سے تجہے غنی کر دیا نہ تو والد کا محتاج ہوا نہ والدہ کا نہ استاد اور نہ کسی غیر کی طرف حاجت لے جانے کا۔ بلکہ یہ سارے کام تیرے خدا تعالے نے آپ ہی کر دیئے اور پیدا ہوتے ہی اس نے تجھکو آپ سنبہال لیا سو اس کا شکر بجا لا اور حاجتمندن سے تو بہی ایسا ہی معاملہ کر۔ ... ان تمام آیات کا مقابلہ کرکے صاف طور پر کہلتا ہے کہ اس جگہ ضال کے معنی گمراہ نہین ہے۔ بلکہ انتہا درجہ کے تعشق کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ حضرت یعقوب کی نسبت اسی کے مناسب یہ ایت ہے۔ انک لفی ضلالک القدیم۔ سو یہ دونو لفظ ظلم اور ضلالت اگرچہ ان معنون پر بہی آتے ہین کہ کوئی شخص جادۂ اعتدال اور انصاف کو چہوڑ کر اپنے شہوات غضبیہ یا بہیمیہ کا تابع ہو جائے۔ لیکن قرآن کریم مین عشاق کے حق مین بہی آئے ہین جو خدا تعالے کے راہ مین عشق کی ہستی مین اپنے نفس اور اس کے جذبات کو پیرون کے نیچے کچل دیتے ہین اسی کے مطابق حافظ شیرازی کا یہ شعر ہے۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند۔

اِس دیوانگی سے حافظ صاحب حالت تعشق اور شدت حرص اطاعت مراد لیتے ہین۔

امید ہے اس جواب کو پڑھ کر ناظرین محفوظ ہونگے۔ اور ان کی ایمانی قوت بڑہے گی۔

# * کوکبانِ دُرّیان *

زہرہ ۔ مریخ ۔ مشتری ۔ تین سیّارے ایسے ہیں جن سے عام لوگ واقف ہیں اور جو بلا مدد دوربین کے رات کے وقت آسمان پر نظر آتے اور تمام اوّل درجہ کے بڑے بڑے ثوابت سے بھی زیادہ آب و تاب دکھلاتے ہیں۔ ہماری زمین بھی مثل اِن کے ایک سیّارہ ہے ۔ سب سیّارے آفتاب کے گرد مختلف بُعد اور مختلف رفتار سے حرکت کرتے ہیں اِس لئے ان سیّاروں کے درمیان آپس میں فاصلہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور اس بُعد کی کمی زیادتی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ کبھی کوئی سیّارہ رات کے وقت ہم کو نظر آتا ہے اور کبھی نہیں ۔ کبھی کوئی سیّارہ بوجہ قرب کے دیکھنے میں بہت بڑا ہو جاتا ہے اور کبھی دوری کے سبب بہت چھوٹا نظر آتا ہے ۔

**مریخ** جو آخر جون اور شروع جولائی ۱۹۰۷ء میں زمین سے بہت قریب یعنے صرف ۵ کروڑ میل کے فاصلہ پر بہت روشن اور اپنی عجیب و غریب کج رفتاری سے میری اور میرے دوستوں کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھتا تھا آج کل بوجہ زیادتی فصل بہت ہی چھوٹا اور ناقابل التفات ہے ۔

زہرہ اور مشتری کے متعلق اس جنوری ۱۹۰۸ء کی آخر تاریخوں میں ایک خاص بات قابل تذکرہ ہے ۔ مشتری اور ہماری زمین کے درمیان زیادہ سے زیادہ تقریباً ۶۰ کروڑ میل بُعد ہو جاتا ہے اور کم سے کم تقریباً ۴۰ کروڑ میل فاصلہ رہجاتا ۔ جب مشتری اور زمین میں صرف ۴۰ کروڑ میل کا فاصلہ ہوتا ہے اُس وقت مشتری اپنی بڑی سے بڑی اور روشن سے روشن حالت میں ہم کو نظر آتا ہے ۔ لیکن بخلاف مریخ و مشتری کے زہرہ جب ہم سے قریب تر ہوتا ہے تو بالکل نظر ہی نہیں آتا ۔ چونکہ زہرہ کی گردش کا دورہ زمین کے دورہ سے چھوٹا ہے اس لئے وہ جب زمین سے قریب تر یعنے صرف ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر زمین اور آفتاب کے درمیان ہوتا ہے تو اُس کا تاریک حصہ ہماری جانب ہوتا ہے اور روشن حصہ ہم کو بالکل نظر نہیں آتا ۔ جبکہ زہرہ اور زمین کے درمیان زیادہ سے زیادہ بُعد یعنے تقریباً ۱۶ کروڑ میل کی دوری ہوتی ہے تو اُس کا پورا روشن حصہ ہم کو (سوائے اُن چند روز کے جبکہ زہرہ ۔ سورج اور زمین تینوں خط مستقیم میں ہوں) نظر تو آتا ہے مگر فاصلہ کی زیادتی اور سورج کی شعاعوں کے سبب غروب آفتاب کے بعد ہی یا طلوع آفتاب سے کچھ ہی پیشتر شام یا صبح کو بہت ہی چھوٹا سا ستارہ معلوم ہوتا ہے لیکن جبکہ زہرہ پر سورج اور ہماری زمین کے ساتھ زاویہ قائمہ بنتا ہے اور اُس کا نصف روشن حصہ ہم کو نظر آتا ہے اُس وقت وہ سورج سے زیادہ فاصلہ پر بچا ہوا نظر آتا ہے یہی وہ زمانہ ہوتا ہے جبکہ زہرہ بڑی سے بڑی حالت میں نمودار ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے کے بعد دیر تک یا سورج طلوع ہونے سے بہت پہلے ہم اس کو دیکھ سکتے ہیں ۔

آجکل حُسنِ اتفاق سے زہرہ اور زمین کے درمیان ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کا فاصلہ ہے یعنے زمین و آفتاب کے ساتھ زہرہ پر زاویہ قائمہ بنتا ہے اور زہرہ غروب آفتاب کے بعد مغرب میں نہایت روشن اور شاندار نظر آتا ہے اسی طرح مشتری بھی آجکل زمین سے قریب تر ہونے کے باعث شام کے وقت مشرق میں نہایت آب و تاب کے ساتھ نمودار ہوتا ہے ۔ غرضکہ شام کو ۸ بجے مشرق و مغرب میں اُفق کے قریب مشتری اور زہرہ اپنی اپنی پوری شان و شکوہ کے ساتھ آسمان پر ایک دوسرے کے مقابل عجیب لطف دکھلاتے ہیں ۔ زہرہ اور مشتری کا ایک ہی وقت میں اپنی بڑی سے بڑی اور زیادہ سے زیادہ روشن حالتوں میں نظر آنا پھر مشرق و مغرب میں ایک دوسرے کے مقابل ہونا اس قسم کے اتفاقات حسنہ میں سے ہے جو کبھی کبھی میسّر آتے ہیں ۔ اس لئے میرا جی چاہا کہ اُن لوگوں کو جو آسمان پر کسی قدر دلچسپی کے ساتھ نظر ڈالتے ہیں ۔ اس دلچسپ نظارہ کی بروقت اطلاع دے کر محظوظ و مسرور ہونے کا موقع دوں ؛ (راقم اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء)

# ایران میں اسلحہ کا استعمال

ایران کے شہر برجند کے بعض فاضل اشخاص نے علماء سے درخواست کی کہ وہ قوم کو استعمال اسلحہ کی نسبت کیا حکم دیتے ہیں جو اس سوال پر جناب حاجی محمد باقر مجتہد نے فتویٰ صادر کیا کہ بحالت موجودہ ہر ایک مسلمان پر فنون جنگ کی مشق بہم پہنچانا ضروری ہے ۔ اور اسلامی فوجی قوت کو مکمل بنانا لازم ۔ چنانچہ پندرہ اور تیس سال کے مابین کوئی ایرانی نوجوان ایسا نہ ہونا چاہیے ۔ جس کو زمانہ موجودہ کے قواعد جنگ سے ناواقف پایا جائے ۔ اور وہ آتشبار اسلحہ کے استعمال سے ناواقف رہے ۔

اس فتوے کے صادر ہوتے ہی حاجی مُلّا محمد حسین صاحب تاجر نو ایجاد بندوقوں کی ایک کثیر تعداد اپنے ساتھ لی اور مع اپنے اہل خاندان کے شہر سے باہر میدان میں چاندماری کے لئے تشریف لے گئے ۔ ہر ایک شائق نوجوان کو بھی بندوق اور کارتوس اُنھوں نے عطا کئے ۔ اور اعلان کر دیا کہ جس کو بندوق خریدنے کی استطاعت نہ ہو ۔ وہ اُن سے آ کر مشق کے لئے بندوق لے لے ۔ پھر دوسرے دن فاضل مجتہد مع طلبار کی جماعت اور دیگر علمار کے میدان میں جا کر ظہر کے کے بعد سے قریب مغرب تک چاندماری کرتے رہے ۔ اور بعد ازاں جن لوگوں نے کامیابی کے ساتھ نشانہ لگایا تھا ۔ اُن کے سروں پر پھول نثار کر کے اُنھیں کچھ انعام بھی دیا ۔ غرضکہ شہر برجند میں اس وقت جنگی تعلیم حاصل کرنے کا عام شوق پھیلا ہے ۔ اور کم سِن بچّے والدین سے اصرار کرتے ہیں کہ ہم کو بندوق خرید دیجیئے ۔ تاکہ ہم اپنے ملک کی حفاظت کے قابل ہو سکیں ۔ اور اگر یہی حالت رہی ۔ تو اُمید ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں صرف اسی ایک ایرانی شہر سے پچاس ہزار لایق جنگجو جوان مسلح ہو کر میدان میں اُتر سکینگے ۔ اس گروہ نے اپنا نام "قومی سپاہی" رکھا ہے (اللواء)

# الجزائر میں تعلیم کی حالت

سنہ ۱۸۸۱ء میں الجزائر میں صرف (۱۶) مدارس تھے ۔ اور اُن میں (۳۱۷۲) مُلکی طلبہ تعلیم پاتے تھے ۔ اس کے بعد مدرسوں کی تعداد دو چند ہو گئی ۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء یعنے دس سال کے عرصہ میں (۱۲۲۷۰) طالب علم وہاں تعلیم پانے لگے ۔ اس کے بعد پھر مدارس کی تعداد بڑھی اور صرف چھ سال کے زمانہ میں یعنے سنہ ۱۸۹۶ء میں اکتیس ہزار طالب علم زیر تعلیم ہو گئے ۔ جو اس وقت تیس ہزار کی تعداد رکھتے ہیں ۔ حکومت فرانس نے الجزائر والوں کی تعلیم پر بہت توجہ فرمائی ہے اور مقامی حکومت کو ۱۷½ ملین (ایک کروڑ پچھتر لاکھ) فرانک قرض لیکر اشاعت تعلیم پر خرچ کرنے کی اجازت دی ہے اور قریب قریب تمام ملک میں تعلیم کو لازمی بنا دیا ہے ۔ جس سے امید ہے زیادہ سے زیادہ تیس سال کے بعد تمام الجزائر میں تعلیم ایسی وسعت پذیر ہو جائے گی کہ ایک بھی ناخواندہ آدمی تلاش کرنے پر نہ مل سکے گا ۔ (اللواء)

---

**مقدمہ**:۔ لُدھیانہ کے متصل لاڈووال میں جو خوفناک تصادم ۲۵ دسمبر گذشتہ کو ہوا تھا ۔ اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر لُدھیانہ کی عدالت میں مقدمہ شروع ہو گیا ہے ۔ سرکار کی طرف سے سرکاری وکیل ۔ ملزم نمبر ا اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر محمد رشید اور ملزم نمبر ۲ نوہر یا رام سگنلر ہے ۔ جن کی طرف سے شیخ محمد نصیب بیرسٹر اور سردار گجن سنگھ پیروکار ہیں ۔

**نشانہ بندوق**:۔ سیٹھنے روڈ الہ آباد پر ایک لڑکے کو کسی نے نشانہ بندوق بنایا ۔ مگر مجرم کا پتہ نہیں ۔ پولیس تلاش کر رہی ہے ۔

# ہم نے جناب مسیح موعود علیہ السلام کو کیا دیکھکر قبول کیا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس میں شک نہیں کہ جس زمین کے قطعہ کو اولیاء اللہ کی آرام گاہ جیسا فخر ملا وہ خوش نصیب تو ضرور ہے۔ مگر یہ حرکت سخت سے سخت مکروہ ہے کہ ہم اولیاء کی قبروں کو مرادوں کا منبا یقین کرکے اُن سے وہ حرکات کرنی شروع کردیں کہ جو خداوندکریم رب العالمین کے ساتھ کرنی ضروری اور موجب راحت اور باعث ادب ہیں۔ آدمیوں میں سے جس قدر آدمی ہیں خواہ وہ مغرب کے رہنے والے ہوں خواہ مشرق کے مگر بلحاظ انسانیت کے تو وہ ضرور ہماری ہی طرح آدمی ہیں۔ باقی رہی بڑائی چھٹائی خوردی بزرگی مقرب بارگاہ الٰہی ہونے اور راندہ درگاہ الٰہی ہونا۔ یہ الگ معاملہ ہے۔ کوئی انسان مقرب بارگاہ الٰہی ہوکر نہ تو ہمارا خالق بن سکتا ہے اور نہ مالک و رازق اور نہ ہم اُس کے بندے اور مخلوق ایسی ہی جیسی خداوندکریم کے ہیں ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہم کو بہت سا فائدہ پہنچا سکتے ہیں کبھی دعاؤں کے ذریعہ کبھی وعظ و نصیحت کے ذریعہ کبھی خرق عادت تدبیروں کے ذریعہ اور یہ وہ باتیں ہیں کہ جو ہم پر اُن کی بزرگی کو ثابت کرتی ہیں مگر اس سے وہ ہمارے خالق رازق نہیں بن سکتے اور نہ اُن کا ہم پر یہ حق ہوجاتا ہے کہ بعد مرنے اُن کی قبریں ہمارے لئے مرادوں کا داتا بن جاویں۔ مسلمانوں میں یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم تمام جہان کے رسولوں اور نبیوں وغیرہ سے افضل ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ایسے اعلےٰ درجہ پانے کے حضورؐ کو حکم ہوتا ہے کہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد ط تو پھر اور کوئی کس باغ کی مولی ہے کہ ہم اُس کو مرادوں کا داتا تصور کرکے اُن سے وہ کام شروع کردیں کہ جس کے وہ حقدار نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ممتاز انسان تو ضرور ہیں اُن کی بزرگی میں کلام نہیں۔ مقرب بارگاہ الٰہی ہونے سے انکار نہیں اُن کی بڑائی کے ہم قائل ہیں مگر اُن کو عالم الغیب مان کر اُن کی قبروں پر کھڑے ہوکر اُن سے نہ صرف یہ کہنا کہ تم ہمارا فلاں کام کردو شرک ہے بلکہ یہ کہنا بھی کہ تم خدا سے فلاں امر کے لئے ہمارے واسطے دعا کرو اعلےٰ درجہ کی نامعقول حرکت پر دال ہے۔ قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ و من اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الیٰ یوم القیٰمۃ وھم عن دعاءھم غافلون سورۃ الاحقاف رکوع ۱ یعنے اُس سے بڑھکر گمراہ کون ہے جو خدا کے سوا ایسے (معبودوں) کو پکارے جو روزِ قیامت تک اُس کو جواب (تک) نہ دے سکیں اور جواب دینا تو درکنار) اُن کو تو دعا (تک) کی (بھی) خبر نہیں۔ پس جب وہ ایسے غافل ہیں کہ ہماری دعا کرنے تک کا اُن کو علم نہیں تو کس قدر شرم کی بات اور قابل افسوس کارروائی ہے کہ ہم اُن کی قبروں سے ایسی حرکتیں کریں کہ جو مضحکہ خیز حرکت سے کم نہیں۔

میاں! موٹی بات کیوں نہیں کہ دیتے کہ اگر فوت شدہ اولیاء اللہ کی قبریں ہی ہماری دینی اور دنیوی فلاح کے لئے کافی ہوتیں تو خداوندکریم کو زندہ اولیاء اور انبیاء و رسولوں کے مبعوث کرنے کی کیا ضرورت تھی جب خداوند کریم اپنے افعال سے ہم کو یہ سبق پڑھاتا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ انبیاء رُسل اور اولیاء اللہ کو واسطے خلقت کی ہدایت کے بھیجتا رہا ہے اور اپنے اقوال سے ظاہر کرتا ہے کہ فوت شدہ انسان کسی کو کچھ فایدہ نہیں پہنچا سکتے تو یہ ہماری سخت نادانی ہے کہ ہم وہ بات یقین کریں کہ جو محض بے سود ہے۔ اگر اولیاء اللہ کی قبروں سے ہی کام نکل سکتے تھے تو زندوں کا وجود عبث ہوجاتا ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے اولیاء زمین میں مدفون کئے ہیں اُن کا اندازہ لگانا بھی نہایت مشکل ہے اگر اُن کی قبریں باعث مفاد ہوتیں تب بھی ہمارے لئے مشکلات کے پہاڑ حایل ہوجاتے کہ کہاں کہاں جائیں کس کس سے منت سماجت کریں کیونکہ

؎ چپہ چپہ ہیں یاں گوہر یکتا تہ خاک۔ دفن ہوگا کہیں اتنا نہ خزانہ ہرگز ٭

اس میں شک نہیں کہ اولیاء اللہ کا وجود خزانہ تو تھا مگر وہ ایسا خزانہ تھا کہ صرف زندگی میں ہی دُرِ بے بہا نچھاور کرتا تھا اب اُس میں دُرِ بے بہا نچھاور کرنے کی طاقت نہیں رہی اس لئے کسی اور دُر و گوہر لٹانے والے کی ضرورت پیش آئی اور یہی وجہ ہوئی کہ جیسے امساک باراں کے وقت سخت گھبراہٹ ہوتی ہے جسکو کہ بارش آکر دور کرتی ہے اسی طرح روحانی بارش سے تمام ایسی گھبراہٹیں دور ہوا کرتی ہیں جو کہ کسی خدا کے برگزیدہ کے مبعوث کرنے سے اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور یہ ایک صاف بات ہے کہ زندوں کے لئے زندے کی ضرورت ہے یہ جسمانی زندگانی کی طرف اشارہ ہے یعنے جیسے کہ ہم دُنیا میں کھاتے پیتے انسان ہیں ایسے ہی ہماری ہدایت کے لئے کسی ہمارے ہم جنس انسان کی ضرورت ہے فوت شدوں سے ہم کو ہدایت ملنی مشکل ہے کیا بلکہ غیر ممکن ہے۔

ان معقول باتوں کو چھوڑکر ہم دُنیا کی جماعت کے والا و شیدا ہوگئے تھے دُنیا کی محبت نے ہم کو دھوکا دیا تھا حقیقت الامر سے اباؤں کا انکار تھا۔ ڈھکوسلے بازی کے سیکڑوں افسانے برزبان یاد تھے۔ اس سے آگے بڑھے تو ۱ستفنے میں وہابیت سے ٹاکرا (مقابلہ) ہوگیا جس سے یہ تمام خبط تو ہیاء منثورا ہوگئے مگر توحید کے اصلی مفہوم سے اب بھی ہم گو نامحروم کیا بلکہ بدنصیب خیال کیجئے۔ اولیاء اللہ کو تو غیب دان ماننے سے وہابیت نے منکر کرادیا دعاؤں کو نہ سُننے والا یقین کرادیا۔ مگر حضرت مسیح ع کے لئے اس خیال کو گویا پیٹنٹ سمجھکر اُسے بدستور اڑائے رکھا۔ وہابیت کے ایام میں جب کبھی ہمارے سامنے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی کو معہ اُس کے سواروں کے زندہ کرنے کا تذکرہ آتا تو فوراً اُس سے انکار کردیتے مگر مسیح علیہ السلام کے مُردے زندہ کرنے کا اقرار کرنے سے کبھی بھی نہ چوکتے۔ یہ کیوں بترجیح بلامرجح چہ معنے دارد؟ میاں! دل کی خوشی اور خوش فہمی! باوجود اس اقرار کے انکار و فرار کر جانا گویا ہمارے نزدیک ایک سہل سی بات تھی۔ تعجب! کہ جس حالت میں ہم یہ مانتے تھے کہ حضرت عیسےٰ مُردے باذن اللہ زندہ کیا کرتے تھے تو کیا باذن جناب شیخ عبدالقادر سے ناممکن تھا؟ عقل سلیم تو ہرگز اس کو ناممکن نہیں تصور کراتی مگر ہم ایک کے لئے ممکن اور دوسرے کے لئے ناممکن یقین کرکے عیسائیوں کی مدد کرنے کے باوجود بھولے میاں بنے ہوئے تھے۔

غرضیکہ یہ اُس اسلام کی مختصر سی تصویر ہے کہ جس کے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے سے پہلے قائل ہی کیا بلکہ گرویدہ تھے۔ جس میں ترقی کی تو کیا اُمید ہوسکتی ہے بلکہ ادبار اور تنزل کی اُمید رکھنا یقینی بات ہے۔ اس کے بالمقابل ہم اے پیارے ناظرین! اب مختصراً وہ پیارا اسلام پیش کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ جو خدا کے پیارے مسیح موعود کو ماننے سے ہم نے پایا ہے جو کہ کئی شعبوں پر تقسیم ہے ہم چاہتے ہیں کہ اُس کے ہر ایک شعبے پر مختصراً بحث کرکے آپ کے آگے اپیل کریں کہ کیا یہ اسلام دیکھکر انسانی ہستی جو نفع پسند واقع ہوئی ہے۔ اس کے قبول کرنے کے لئے بے قرار نہیں ہوسکتی کہ جس قدر جلد ہوسکے اسکا والا و شیدا ہوجاوے؟ اس میں شک نہیں کہ مسیح صادق علیہ السلام نے اسلام کا ایسا خوبصورت چہرہ دکھلایا ہے کہ اُس کو دیکھکر دل لٹو ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اور اگر ہم ذیل کے شعر کو اسلام کی خوبی کے لئے پیش کردیں تو ہرگز ہرگز بے جا نہ ہوگا

؎ ہمہ خوبانِ عالم را بزیور ہا بیارائید۔ تو سیمین تن چناں خوبی کہ زیور ہا بیارائی ٭

اگر انسانی اعضاء وغیرہ زیور انسانی ہیں تو پیارا اسلام ہاں مبارک اسلام ضرور بضرور ایسا ہے کہ وہ زیور ہا بیارائید کا پورا پورا مصداق ہے۔ باقی پھر کبھی انشاء اللہ تعالیٰ ٭

(خاکسار محمد حسین جالندھر وارد دارالامان قادیان شریف)

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپ کر شائع ہوا۔